(ج) معاشرتی تعلقات کے اخلاق و آداب

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- معاشرتی تعلقات کے معنیٰ و مفہوم اور اہمیت و فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔
- سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اور سیرت اہل بیت اطہار و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے معاشرتی تعلقات کے اخلاق و آداب کی روشن مثالیں سمجھ سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں معاشرتی تعلقات بشمول سوشل میڈیا کے استعمال کے آداب اور حدود و قیود کو سمجھ سکیں۔
- سیرت نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سیرت اہل بیت اطہار و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے معاشرتی تعلقات کے آداب کی مثالیں جان کر اپنے قول و فعل کا جائزہ لے سکیں۔
- معاشرتی تعلقات کے آداب اپنا کر معاشرے میں پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کے سدِّباب میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

سوال 1: معاشرتی تعلقات کی اہمیت اور اخلاق و آداب پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: معاشرتی تعلقات کا معنیٰ و مفہوم:

معاشرتی تعلقات سے مراد انسانوں کے درمیان وہ باہمی روابط اور رشتے ہیں جن کی بنیاد اخوت، محبت، خیر خواہی، ادب اور تعاون پر ہو۔ انسان ایک سماجی مخلوق ہے، جو تنہا زندگی گزارنے کے قابل نہیں، بلکہ اس کی فطرت میں میل جول، بات چیت، ایک دوسرے کے ساتھ معاملات اور رشتہ داریوں کا قیام شامل ہے۔ اسلام نے معاشرتی تعلقات کو نہایت اہمیت دی ہے اور ان کے آداب سکھائے ہیں تاکہ انسان ایک خوشحال، پُرامن اور مہذب معاشرے کا فرد بن کر زندگی گزارے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ (سورۃ الحجرات: 10)

ترجمہ: "بے شک سب اہل ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو"

اسی طرح نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔" (صحیح بخاری: 13)

اسلامی تعلیمات کے مطابق معاشرتی تعلقات کا مقصد صرف دنیاوی فائدہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا، صلہ رحمی، ایثار، تحمل، حسن سلوک اور خیر خواہی پر مبنی تعلقات استوار کرنا ہے۔ ان تعلقات سے نہ صرف افراد کو سکون ملتا ہے بلکہ پورا معاشرہ عدل و انصاف، محبت و ہمدردی کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

معاشرتی تعلقات کی فضیلت و اہمیت:

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ معاشرتی تعلقات کو اسلام میں خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہی تعلقات انسان کی معاشرتی زندگی کی بنیاد ہوتے ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں بار بار باہمی محبت، حسن سلوک، صلہ رحمی، عفو و درگزر، تعاون اور عدل و انصاف جیسے اوصاف کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بنے۔ اللہ

stepacademyofficial.com

تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى﴾ (سورة المائدة: 2)

ترجمہ: "اور نیکی اور پرہیز گاری کے کام میں باہم تعاون کرو"

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مدد گار چھوڑتا ہے۔" (صحیح مسلم: 2564)

معاشرتی تعلقات کی اہمیت اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اسلام نے سلام کو عام کرنے، ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرنے، دعوت کا جواب دینے، مصیبت میں دلجوئی کرنے اور خوشی کے موقع پر مبارکباد دینے جیسے معمولی امور کو بھی نیکی اور حسنِ اخلاق کا حصہ قرار دیا ہے۔ ان تعلقات کے مضبوط ہونے سے دلوں میں الفت بڑھتی ہے، نفرتیں ختم ہوتی ہیں اور ایک مثالی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ اسی لیے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک جسم کی مانند ہو جائیں کہ اگر جسم کے کسی ایک حصے کو تکلیف ہو تو پورا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ لہٰذا، معاشرتی تعلقات نہ صرف دینی فریضہ ہیں بلکہ ایک صحت مند اور صالح معاشرے کی ضرورت بھی ہیں۔

سوال 2: سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور سیرتِ صحابہ کرام و اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے معاشرتی تعلقات کی مثالیں تحریر کریں۔

جواب: سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور معاشرتی تعلقات:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پوری حیاتِ مبارکہ معاشرتی اخلاق و آداب کا کامل نمونہ ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے دنیا کو بتایا کہ معاشرتی تعلقات کو کیسے مضبوط، پرامن اور خیر خواہی پر مبنی بنایا جا سکتا ہے۔ ذیل میں تفصیل ذکر کی جاتی ہے:

حسنِ اخلاق:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لوگوں سے نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ چاہے کوئی بوڑھا ہو یا بچہ، آزاد ہو یا غلام، سب کو عزت دیتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "بہترین لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق اچھا ہو۔" (صحیح بخاری: 3559)

سلام کو عام کرنا:

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "تم جنت میں داخل نہ ہو گے جب تک ایمان نہ لاؤ، اور تم مومن نہ بنو گے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو گے تو آپس میں محبت بڑھ جائے گی؟ سلام کو عام کرو۔"

(صحیح مسلم: 54)

عیادت و دلجوئی:

جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس کی مزاج پرسی کرتے، حتیٰ کہ ایک یہودی لڑکے کی عیادت کے لیے بھی تشریف لے گئے۔ (صحیح بخاری: 1356)

صلہ رحمی:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صلہ رحمی کے بہت بڑے داعی تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک، خیر خواہی اور مدد کرنے کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص چاہے کہ اس کا رزق بڑھایا جائے اور اس کی

stepacademyofficial.com

عمر دراز ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔" (صحیح بخاری: 5986)

افہام و تفہیم کا انداز:

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کبھی کسی سے سختی سے بات نہیں کی۔ جب کوئی غلطی کرتا تو اصلاح کے لیے نرمی اختیار فرماتے اور سب کے سامنے تنقید سے گریز کرتے۔

غیروں سے تعلقات:

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کفار اور غیر مسلموں سے بھی حسنِ سلوک اور عدل کا مظاہرہ کیا، جیسا کہ فتح مکہ کے موقع پر عام معافی دے کر مثال قائم کی۔

خدمتِ خلق:

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں کی خدمت کو دین کا اہم شعبہ سمجھتے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس کی ترغیب دیتے۔

یہ تمام روشن مثالیں معاشرتی تعلقات میں حسنِ سلوک، عدل، رحم، نرم دلی اور خیر خواہی کی اعلیٰ تعلیمات پیش کرتی ہیں، جن پر عمل پیرا ہو کر آج بھی ایک مثالی معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مثالیں:

اہل بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مکمل پیروی کرتے ہوئے معاشرتی تعلقات میں بہترین اخلاق و آداب کا مظاہرہ کیا۔ ان کی زندگیاں خلوص، محبت، صلہ رحمی، ایثار، عدل و انصاف، عاجزی اور حسنِ سلوک کا درخشاں نمونہ تھیں:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ عدل و انصاف میں بے مثال تھے، حتیٰ کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک سے پیش آتے۔ ایک یہودی کے ساتھ زرہ کا مقدمہ قاضی کے سامنے پیش ہوا تو بغیر کسی تعصب کے قاضی نے یہودی کے حق میں فیصلہ دیا، جس پر وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سادگی، نرم مزاجی اور خدمتِ خلق کی عظیم مثال تھیں۔ غرباء و مساکین کو کھانا کھلانے میں پیش پیش رہتی تھیں۔ اپنے گھر کے کام کاج خود کرتی تھیں۔ آٹا چکی بھی خود چلاتیں تھیں۔

حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما:

یہ دونوں جگر گوشے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اخلاق کے وارث تھے۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کی خانہ جنگی سے بچنے کے لیے خلافت سے دستبردار ہو کر اتحادِ امت کی مثال قائم کی۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظلم کے خلاف آواز اٹھا کر عدل و انصاف کا عَلَم بلند کیا۔

خدمتِ خلق اور ہمدردی:

اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم معاشرتی بھلائی، ہمدردی، غریب پروری اور رشتہ داروں سے حسن سلوک میں ممتاز تھے۔ ان کے دروازے ہر سائل، یتیم، مسکین، اور مسافر کے لیے ہمیشہ کھلے رہتے تھے۔

stepacademyofficial.com

معاشرتی انصاف:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو، وہی اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کرو۔" یہ تعلیم معاشرتی تعلقات میں برابری، عدل، اور ہمدردی کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیاں معاشرتی اخلاق و آداب کی عملی مثال ہیں، جن پر عمل کر کے امتِ مسلمہ ایک مثالی اور پر امن معاشرہ قائم کر سکتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مثالیں:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں معاشرتی تعلقات میں جو اخلاق و آداب اپنائے، وہ قیامت تک کے لیے اُمت کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ ان کے کردار میں ایثار، بھائی چارہ، صلہ رحمی، حسنِ سلوک اور عدل و انصاف جیسے اوصاف نمایاں تھے:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت رحم دل اور ہمدرد تھے۔ غرباء و مساکین کی کفالت کرتے، غلاموں کو آزاد کراتے اور ضرورت مندوں کو اپنا مال دے دیتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ ہی نے خرید کر آزاد کیا تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عدل و انصاف اور رعایا سے حسن سلوک میں معروف تھے۔ راتوں کو گشت کرتے، عوام کی حالت معلوم کرتے اور ان کی ضروریات خود پوری کرتے۔ ایک مرتبہ ایک عورت کو کھانا نہ ملنے پر خود آٹا اٹھا کر پہنچے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت سخی اور فیاض تھے۔ آپ نے قحط کے موقع پر اپنا تجارتی قافلہ مدینہ کے عوام کے لیے وقف کر دیا۔ مسجد نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی توسیع اور غزوۂ تبوک میں لشکر کی تیاری کے لیے بھی آپ نے دل کھول کر مال دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت منصف، صابر، اور عادل تھے۔ اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا مظاہرہ کرتے۔ فقیروں اور یتیموں کی کفالت آپ کا معمول تھا۔ آپ نے فرمایا: "تمہارے جسموں سے زیادہ تمہاری زبانیں انسانوں کو تکلیف دیتی ہیں، لہٰذا بات میں نرمی اختیار کرو۔"

مہاجرین و انصار کا باہمی تعلق:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہجرت کے بعد جو بھائی چارہ قائم کیا، وہ معاشرتی تعلقات کا اعلیٰ ترین نمونہ تھا۔ انصار نے مہاجرین کو اپنے گھر، مال اور تجارت میں شریک کیا، اور کسی قسم کی تنگ دلی نہ دکھائی۔

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (سورۃ الحشر: 9)

ترجمہ: "اور وہ اپنے آپ پر (اُنھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اُنھیں شدید حاجت ہو"

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے یہ واقعات ہمیں سکھاتے ہیں کہ معاشرے میں عدل، ہمدردی، رواداری اور ایثار کا جذبہ ہی خوشحال اور پُر امن تعلقات کا ضامن ہے۔

stepacademyofficial.com

سوال 3: موجودہ دور میں معاشرتی تعلقات کے تقاضے اور سوشل میڈیا کا کردار بیان کریں۔

جواب: **سوشل میڈیا کے استعمال کے آداب و حدود و قیود:**

سوشل میڈیا نے جہاں دنیا کو ایک عالمی گاؤں بنا دیا ہے، وہیں اس کے غیر محتاط استعمال سے معاشرتی تعلقات اور اخلاقیات کو شدید نقصان بھی پہنچا ہے۔ اسلامی تعلیمات ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں اعتدال، ادب، اور خیر خواہی کا درس دیتی ہیں، اسی اصول کا اطلاق سوشل میڈیا کے استعمال پر بھی ہوتا ہے۔ ذیل میں سوشل میڈیا کے استعمال کے چند اسلامی اور اخلاقی آداب پیش کیے جا رہے ہیں:

صدق و سچائی کا التزام:

سوشل میڈیا پر کوئی بھی بات شیئر کرنے سے پہلے تحقیق کرنا لازم ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کر دے" (صحیح مسلم: 5)۔

بدگمانی اور بہتان سے پرہیز:

کسی کے بارے میں غیر مصدقہ باتیں پھیلانا یا تصاویر / ویڈیوز کے ذریعے کسی کی کردار کشی کرنا، گناہِ کبیرہ ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۚ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ (سورۃ الحجرات: 12)

ترجمہ: "اے ایمان والو! بدگمانی سے بہت زیادہ بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں"

گالی گلوچ اور فحاشی سے اجتناب:

سوشل میڈیا پر بدزبان، فحش اور طنزیہ کلمات استعمال کرنا اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں" (صحیح بخاری: 10)۔

پرائیویسی کا احترام:

کسی کی نجی زندگی یا ذاتی معلومات کو بغیر اجازت عام کرنا سخت غیر اخلاقی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ عمل ہے۔ اسلام میں تجسس اور جاسوسی سے منع کیا گیا ہے:

﴿وَّلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (سورۃ الحجرات: 12)

ترجمہ: "اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو"

مفید و مثبت مواد کا فروغ:

سوشل میڈیا کو خیر خواہی، علم کی ترویج، اصلاح اور تعمیری گفتگو کے لیے استعمال کرنا چاہیے، تاکہ معاشرے میں بہتری آئے۔

وقت کا ضیاع نہ کریں:

سوشل میڈیا پر بے جا وقت گزارنا اور دینی، تعلیمی یا خاندانی ذمہ داریوں کو نظر انداز کرنا خود اپنی اور دوسروں کی حق تلفی ہے۔ سوشل میڈیا کا صحیح استعمال معاشرتی تعلقات کو مضبوط بناتا ہے جبکہ اس کا غلط استعمال معاشرتی بگاڑ کا سبب بنتا ہے۔ مسلمان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا احساس رکھنا چاہیے۔

stepacademyofficial.com

صدق پر قائم رہنا:

سوشل میڈیا پر جھوٹ، افواہوں یا بغیر تحقیق معلومات پھیلانا حرام ہے۔ حدیثِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہے:

"جھوٹ ہلاکت کا باعث ہے" (صحیح مسلم: 2607)۔

فتنہ انگیزی سے بچاؤ:

مذہبی، سیاسی یا سماجی فتنوں کو ہوا دینا فساد فی الارض کے زمرے میں آتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ (سورۃ البقرۃ: 205)

ترجمہ: "اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔"

فحاشی و عریانی سے اجتناب:

غیر اخلاقی تصاویر، ویڈیوز یا فحش مواد کو دیکھنا یا شیئر کرنا سخت ممنوع ہے۔

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾ (سورۃ النور: 30)

ترجمہ: "(اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم!) مومن مردوں سے فرما دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں"

غیبت اور بہتان سے پرہیز:

کسی کے خلاف بدگمانی، غیبت یا بہتان لگانا سخت گناہ ہے، خواہ یہ تحریری ہو یا تصویری۔ قرآنِ کریم میں ہے:

﴿وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ (سورۃ الحجرات: 12)

ترجمہ: "اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو"

مثبت اور مفید مقاصد کے لیے استعمال:

سوشل میڈیا کو علم، دعوت، خیر خواہی، اصلاحِ معاشرہ اور مثبت سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جائے۔ سوشل میڈیا کی آزادی حدود سے مشروط ہونی چاہیے تاکہ معاشرتی، اخلاقی اور دینی اقدار محفوظ رہیں اور فرد معاشرے کا مفید رکن بنے۔

موجودہ دور میں معاشرتی تعلقات کی نئی صورتیں، خصوصاً سوشل میڈیا کے ذریعے وجود میں آئی ہیں۔ اسلام ہمیں ان ذرائع کا مثبت استعمال سکھاتا ہے اور ان سے جھوٹ، بہتان، نجی معلومات کی اشاعت، اخلاق سوز گروپس اور افواہ پھیلانے جیسے اعمال سے روکتا ہے۔ سوشل میڈیا کو تعلیم، اصلاح، دعوت اور فلاحِ عامہ کے لیے استعمال کرنا ایک عبادت بن سکتا ہے، اگر وہ تقویٰ اور نیت صالح کے ساتھ ہو۔ اسلامی معاشرتی تعلیمات ہمیں نہ صرف تعلقات قائم کرنے کا حکم دیتی ہیں بلکہ انہیں قائم رکھنے، مضبوط بنانے، اور حسن سلوک سے نبھانے کی عملی راہنمائی بھی فراہم کرتی ہیں۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) معاشرتی تعلقات کی بنیاد کس چیز پر ہونی چاہیے؟

(الف) دولت پر (ب) عہدے پر (ج) اخلاق پر ✓ (د) شہرت پر

stepacademyofficial.com

(ii) اسلامی معاشرے کی خوبصورتی کس چیز سے ہے؟
(الف) مقابلہ بازی (ب) دنیاداری (ج) مادہ پرستی (د) حسن اخلاق سے ✓

(iii) سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہمیں کیا سکھاتی ہے؟
(الف) حسن سلوک ✓ (ب) غصہ (ج) انتقام (د) خود پسندی

(iv) قرآن کریم نے مومنوں کو آپس میں کیا قرار دیا ہے؟
(الف) دشمن (ب) اجنبی (ج) بھائی ✓ (د) استاد و شاگرد

(v) سوشل میڈیا کا درست استعمال کیا ہے؟
(الف) وقت ضائع کرنا (ب) علم کے فروغ کا سبب ✓
(ج) بے مقصد ویڈیوز دیکھنا (د) دوسروں پر تنقید کرنا

(vi) سیرتِ صحابہ کا اہم پہلو کیا ہے؟
(الف) باہمی خیر خواہی ✓ (ب) سخاوت (ج) استقامت (د) میانہ روی

(vii) حسنِ اخلاق کی سب سے بڑی مثال ہیں:
(الف) حضرت عمرؓ (ب) حضرت علیؓ (ج) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ✓ (د) حضرت عثمانؓ

(viii) سوشل میڈیا پر فتنہ انگیزی کو کہا گیا ہے:
(الف) کارِ ثواب (ب) فساد فی الارض ✓ (ج) تبلیغ (د) دعوت

(ix) معاشرتی تعلقات میں سب سے اہم چیز ہے:
(الف) مال (ب) حسنِ اخلاق ✓ (ج) طاقت (د) عہدہ

(x) دل کو سخت کر دیتی ہے:
(الف) میانہ روی (ب) فحش گوئی ✓ (ج) استقامت (د) صلہ رحمی

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) اسلام میں معاشرتی تعلقات کی کیا اہمیت ہے؟
جواب: اسلام معاشرتی تعلقات کو بہت اہمیت دیتا ہے تاکہ معاشرہ پر امن اور محبت بھرا ہو۔

(ii) حسنِ اخلاق کی سب سے بہترین مثال کون ہیں؟
جواب: حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی ذات حسنِ اخلاق کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔

(iii) قرآن مومنوں کے تعلق کو کیا کہتا ہے؟
جواب: "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ" (سورۃ الحجرات: 10) "بے شک اہل ایمان تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

(iv) سوشل میڈیا کے استعمال کی بنیادی شرط کیا ہے؟
جواب: اسے اخلاق، صداقت اور مفید مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔

(v) سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

stepacademyofficial.com

جواب: سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم ہمیشہ حسن سلوک، معافی، نرمی اور عدل کا مظاہرہ کریں۔

(vi) **اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اخلاق کا اہم پہلو کیا تھا؟**

جواب: اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اخلاق کے نمایاں پہلوؤں میں صبر، محبت، برداشت اور صلہ رحمی شامل تھے۔

(vii) **سیرتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حسن تعلقات کی مثال کیا ہے؟**

جواب: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باہمی محبت اور مشورہ اور ریاستی امور میں مشاورت اور امیر، غریب کی تمیز کیے بغیر عدل وانصاف پر مبنی معاشرے کا قیام تھا۔

(viii) **غیبت اور بہتان سے کیوں بچنا چاہیے؟**

جواب: غیبت اور بہتان انتہائی مہلک بیماریاں ہیں یہ معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں اور معاشرتی تعلقات کو توڑ کر دلوں میں نفرت پیدا کرتے ہیں۔

(ix) **ایک مومن کا کردار معاشرے میں کیسا ہونا چاہیے؟**

جواب: ایک مومن پر امن، خیر خواہ، نرم مزاج اور سچ بولنے والا ہوتا ہے جو ہمیشہ عدل وانصاف اور حق پرستی پر قائم رہتا ہے

(x) **سوشل میڈیا کے غلط استعمال کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟**

جواب: سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے نہ صرف معاشرے کا ماحول خراب ہوتا ہے بلکہ فساد، فتنہ، وقت کا ضیاع اور اخلاقی تباہی اور معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں۔

حل مشقی سوالات

سوال نمبر1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) دوسروں کو حقیر سمجھنا علامت ہے:

(الف) جھوٹ کی (ب) حسد کی (ج) تکبر کی ✓ (د) بد عنوانی کی

(ii) حدیث مبارک: تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا میں مفہوم بیان کیا گیا ہے:

(الف) اخلاص کا (ب) سخاوت کا (ج) معاشیات کا (د) معاشرت کا ✓

(iii) معاشرے کی بنیادی اکائی ہے:

(الف) قوم (ب) مدرسہ (ج) خاندان ✓ (د) علاقہ

(iv) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے جس شخص کی قبر پر دعا فرمائی:

(الف) مسجد کی صفائی کرنے والا ✓ (ب) دودھ فروخت کرنے والا

(ج) بیماروں کی عیادت کرنے والا (د) ہمسایوں کی خدمت کرنے والا

(v) حبشہ سے آنے والے سفیر کی خدمت کی:

(الف) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے ✓ (ب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

stepacademyofficial.com

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) معاشرتی تعلقات کا معنٰی و مفہوم لکھیں۔

جواب: معاشرتی تعلقات سے مراد لوگوں کے درمیان میل جول، تعلق، خیر خواہی، حسن سلوک، اور ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کی ادائیگی ہے، جو انسان کی فطری اور سماجی ضرورت ہے۔

(ii) معاشرتی تعلقات کے بارے میں سیرتِ طیبہ سے ایک مثال بیان کریں۔

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وسلم) ایک یہودی لڑکے کی عیادت کے لیے اس کے گھر تشریف لے گئے، حالانکہ وہ مسلمان نہیں تھا۔ یہ حسنِ معاشرت کی اعلیٰ مثال ہے۔

(iii) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وسلم) غیر مسلموں سے کس طرح کے معاشرتی تعلقات رکھتے تھے؟

جواب: آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وسلم) غیر مسلموں سے لین دین، تحفے تحائف، میزبانی اور حسنِ سلوک سے پیش آتے۔ حبشہ کے سفیروں کی خدمت بنفسِ نفیس فرمائی اور ان کے احترام کا اظہار کیا۔

(iv) اسلام نے معاشرتی تعلقات کی مضبوطی اور وسعت کے لیے کیا اقدامات کیے؟

جواب: اسلام نے سلام کو عام کرنے، صلہ رحمی، حسنِ سلوک، ہمسائیوں کے حقوق، غریبوں کی خبر گیری، اور تعلق توڑنے سے منع کرنے جیسے احکامات دے کر معاشرتی تعلقات کو مضبوط بنانے کا عملی نظام پیش کیا۔

(v) سوشل میڈیا معاشرتی تعلقات کو کیسے متاثر کرتا ہے؟

جواب: سوشل میڈیا تعلقات کو جوڑنے اور علم پھیلانے کا ذریعہ بن سکتا ہے، لیکن اگر اس کا غلط استعمال ہو جیسے جھوٹ، افواہیں، یا دوسروں کی عزت پر حملے، تو یہ تعلقات کو خراب کر دیتا ہے اور معاشرے میں فساد پھیلاتا ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

سوال 1: معاشرتی تعلقات کی اہمیت اور اخلاق و آداب پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

- ☆ معاشرتی تعلقات کے آداب سے سبق حاصل کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر دوسروں کی کردار کشی کے گناہ اور نقصانات کے متعلق مذاکرہ کرائیں۔
- ☆ روز مرہ زندگی میں ہم اپنے گھر، خاندان یا محلے کے جن تنازعات اور جھگڑوں میں مصالحت اور صلح صفائی میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، ان کی فہرست بنائیں۔
- ☆ معاشرتی تعلقات کو نقصان پہنچانے والے عیوب کی نشان دہی کریں مثلاً: استہزا، بدگمانی وغیرہ

stepacademyofficial.com